چونئیرے

صحرائے تھر میں تقریباً 23 سو دیہات ہیں۔ یہ دیہاتوں کی منفرد خوبصورتی چونیرَوں (جھونپڑوں) کی وجہ سے ہے۔ یہاں 23 دیہاتوں میں لاکھوں چونئیرے اس خطے کی پہچان بنے ہوئے ہیں۔۔تھر کا ہر باسی اپنے اور اپنے اہل خانہ کی رہائش کے لیے اپنا چونیرَا خود بناتا ہے۔ گھاس اور مٹی کے گارے سے بنی اس عمارت کا نصف حصہ مرد اور نصف خواتین بناتی ہیں۔صدیوں قبل تھر کے باسیوں نے اپنی رہائش کے لیے چونئیرے بنانے شروع کیے، جو دیہی فن تعمیر کا انتہائی اعلیٰ نمونہ ہیں اور تھر کی ثقافت کی پہچان ہیں۔

بنیادی ڈھانچے کے لیے خواتین گاؤں کے مخصوص علاقے سے سخت مٹی کا انتخاب کرتی ہیں،جس کے بعد گوندھ کر اس سے اینٹیں تیار کرتی ہیں۔ان کے سوکھنے کے بعد گول دائرہ نما دیوار کھڑی کی جاتی ہے،جس کی بلندی پانچ فٹ اور گولائی 20 سے 30 اسکوائر فٹ ہوتی ہے۔ ان کا تعمیر کردہ چونیرَا کچی اینٹوں اور گارے سے مکمل ہوتا ہے۔وسط میں ایک دروازہ بنایا جاتا ہے اور باقی دونوں اطراف میں چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں بنائی جاتی ہیں۔اس کی چھت بھی اس طرح بنائی جاتی ہے کہ ہوا کا گزر با آسانی ہو سکے،اس لیے اکثر چونئیروں میں کھڑکیاں برائے نام ہی نکالی جاتی ہیں۔دیوار کے آخری حصہ پر چار انچ کا گول شیلف بھی بنایا جاتا ہے، جسے مقامی زبان میں ''آلڑہ'' کہا جاتا ہے۔یہ مختلف چھوٹی بڑی اشیاء کو رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے سرمے دانی، چھوٹا آئینہ،تیل کی شیشی، دستکاری کا سامان یا اس میں گھر کے برتن بھی سجائے جاتے ہیں۔

بالائی حصے کی چھت کی تعمیر تکونی شکل میں جاتی ہے۔لکڑیوں کو اوپر سے جوڑنے کے لیے سانچا تیار کیا جاتا ہے،جس کو ''مکڑہ'' کہتے ہیں۔ چونئیرے میں بارہ لکڑیاں ستون کی طور استعمال ہوتی ہیں۔مکڑہ میں چھ سوراخ کیے جاتے ہیں، باقی چھ لکڑیوں کو اطراف کی سپورٹ کیطور پر لگایا جاتا ہے، تاکہ اوپر اس سانچہ کا توازن برقرار رہ سکے۔اکثر لوگ چونئیرے کی چھت کے ایک فٹ کے خلاء میں آرسی یعنی شیشہ بھی لگاتے ہیں، جس سے اس کی خوب صورتی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ان مراحل سے گزرنے کے بعد چھت پر مضبوط قسم کی لکڑی کا جال بنایا جاتا ہے اور انہیں ''کھپ'' نامی جھاڑیوں سے بنی رسی سے پرویا جاتا ہے۔

آخر میں گھاس کے تنکوں کو کاٹ کر سیدھی سطح میں لایا جاتا ہے جس کے بعد اسے چاروں طرف سے مکمل طور پر ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ نئے بننے والے چونئیرے کو دو سے تین تہہ لگائی جاتی ہے ہیں۔جس کو نیچے دیوار تک لے جانے کے بعد چھتری کی شکل میں کاٹ کر مزید بہتری لائی جاتی ہے، تاکہ بارش کا پانی دیوار پر لگنے کے بجائے چھت سے نیچے بہہ جائے۔عام طور پر ہر گھر میں دو سے تین چونئیرے بنائے جاتے ہیں، یہ ایسے ہی ہوتا ہے جیسے شہری علاقوں کے گھروں میں کمرے بنائے جاتے ہیں۔کچن کی طور استعمال ہونے والے چونئیرے کے علاوہ باقی چونیرَوں میں خاندان کے افراد رہتے ہیں۔اس میں کھانا پکانے کے لیے ایک کونے میں چولہا اور بستر رکھنے کے لیے بھی صندوق کی طرح مٹی کی الماری بنائی جاتی ہے، جسے تھری زبان میں ''پیھی یا ڈھانچی'' کہتے ہیں۔اس کا بالائی حصہ بستر رکھنے اور اندرونی حصہ گھر کے برتن وغیرہ رکھنے کے کام آتا ہے، یوں گھاس اور مٹی سے بنی یہ عمارت تھری باشندوں کے لیے مکمل سہولتوں سے آراستہ رہائش

کی حیثیت رکھتی ہے۔ان چونیئروں کی دیواروں پر ایک سے دوفٹ کا کچا کٹہرہ لگا کر مٹی سے ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔
دیواروں پر نقش ونگار بنانے کے لیے گاؤں کی ماہر خواتین اپنی خدمات پیش کرتی ہیں۔ یہ چونیئرے جن کی تعمیر میں گھاس استعمال کی جاتی ہے، بارش ہونے سے قبل سبز رنگ کے دکھائی دیتے ہیں۔ بارش ہونے کے بعد ان کی چھت پر لگی گھاس کالی ہو جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ پورے گاؤں پر نظر ڈالی جائے، تو سرخ ریتلے ٹیلوں کے درمیان بنے سیکڑوں بلند و بالا چونیئرے ایک جیسے نظر آتے ہیں۔ چونیئروں کے اندر بستر پر لیٹنے یا بیٹھنے کے دوران چھت کی طرف دیکھا جائے تو گھاس کے تنکوں کے سے ڈھکی چھت کے سوراخوں سے آسمان تاروں کی طرح نظر آتا ہے، مگر یہ بات بھی حیران کن ہے کہ ان سوراخوں سے بارش کے پانی کا ایک قطرہ بھی اندر نہیں آتا۔
ٹھنڈی چھاؤں کے ساتھ ہوادار چونیئرے صحرا میں گرمیوں کے دوران کسی ایئر کنڈیشنڈ گھروں سے کم نہیں لگتے، لیکن سردیوں میں ان کا اندرونی ماحول انتہائی یخ بستہ ہوتا ہے۔سردی سے محفوظ رہنے کے لیے مکین مٹی کی انگیٹھیوں میں آگ جلا کر اسے گرم رکھتے ہیں۔